نامِ حق

مع ترجمہ

مصنّف

حضرت سیّد شرف الدّین بخاری رحمتہ اللہ علیہ

☆

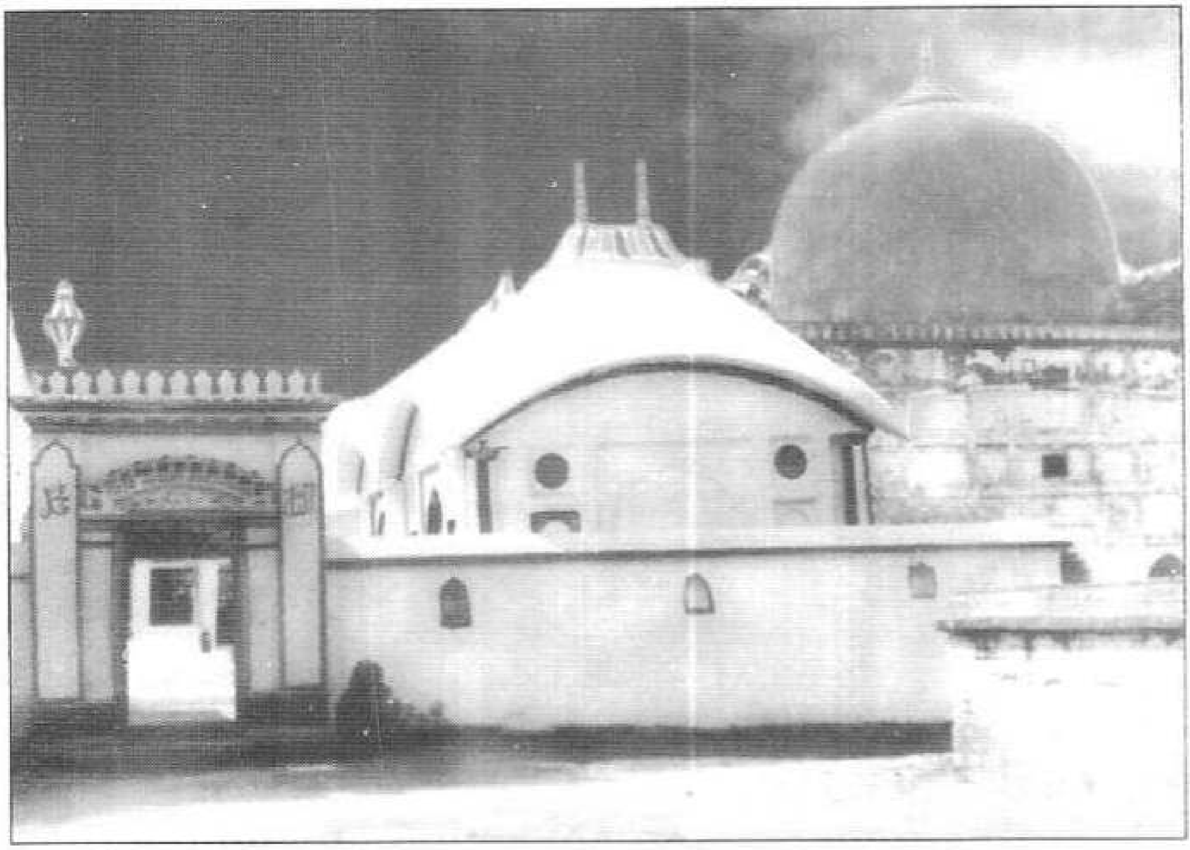
ترتیبِ نو اور تعارفِ مصنف

سید قیام الدین نظامی قادری الفردوسی

☆

ناشر

نظامی اکیڈمی



سنارگاؤں، ڈھاکہ، بنگلہ دیش میں حضرت سیّد شرف الدین بخاری المعروف علامہ ابوتوامہؒ
استاد وسسر حضرت مخدوم جہاں فردوسیؒ کے روضہ اور مسجد کا بیرونی منظر



روضہ بی بی بہو بادام بنت حضرت سیّد شرف الدین بخاری المعروف علامہ ابوتوامہؒ
زوجہ مخدوم جہاں منیری، راجگیری فردوسیؒ

نامِ حق

مع ترجمہ

مصنّف

حضرت سیّد شرف الدّین بخاری رحمتہ اللہ علیہ

☆

ترتیبِ نو اور تعارفِ مصنف

سیّد قیام الدین نظامی قادری الفردوسی

☆

ناشر

نظامی اکیڈمی

کتاب: نامِ حق بمع ترجمہ وتعارف جملہ حقوق محفوظ

تدوین وتحقیق: سیّد قیام الدین نظامی قادری الفردوسی

ترتیب وپیش کش: سیّد عبداللہ طارق

اشاعت: ستمبر 2014ء

قیمت: دعائیں

ناشر: نظامی اکیڈمی R424/14 نصیر آباد، فیڈرل بی ایریا کراچی

رابطہ 021-36327566

پرنٹرز: رب پبلشرز، کراچی، فون: 021-32636133

اعلان

عوام کو معلوم ہونا چاہئے کہ خلیفہ ہونے کے لیے بیعت ہونا ضروری ہے۔ بیعت فسخ ہونے کے بعد خلافت بھی خود بخود باطل ہوجاتی ہے۔ اسی طرح کمال سیفی (کرنٹ والے) کے فسخِ بیعت کے بعد میری دی ہوئی خلافت باطل ہوگئی ہے۔ اورنگی ٹاؤن، کراچی میں راقم کا اب کوئی خلیفہ نہیں ہے۔ جو حضرات میرے سلسلہ فردوسیہ میں کمال صاحب سے بیعت ہوئے ہیں، انہیں چاہئے کہ کسی صاحبِ فردوسی سے تجدیدِ بیعت کرلیں۔ (قیام الدین عفی عنہ)

سیّد قیام الدین نظامی قادری الفردوسی

تعارف

علامہ شرف الدین ابوتوامہ بخاریؒ

مشہورِ زمانہ مثنوی ''نامِ حق'' فارسی زبان کی مثنوی ہے۔ اس کی ابتدا ایک حمد اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے ہوتی ہے۔ اس میں طہارت، وضو، غسل اور تیمّم کے بیان کے بعد نماز کی اہمیت، اس کا طریقہ، فرائضِ نماز، واجباتِ نماز اور نماز کی سنّتوں وغیرہ کا بیان ہے۔ مثنوی کے آخر میں رمضان شریف کے روزوں کی اہمیت وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس مثنوی کے خالق حضرت علامہ سیّد شرف الدین بخاری المعروف علامہ ابوتوامہؒ ہیں۔ اکثر تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام سیّد اشرف الدین بھی لکھا ہے لیکن آپ نے خود اپنی مثنوی میں اپنا نام شرف ہی لکھا ہے۔ حضرت علامہ کی کئی تصانیف کا پتا چلتا ہے جن میں صرف فقہی مثنوی ''نامِ حق'' ہی دستیاب ہے، جو 15 جمادی الاوّل 693ھ میں مکمل ہوئی تھی۔ یہ مثنوی مخطوطہ کی شکل میں ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کلکتہ میں موجود ہے اور فہرست کتب میں اس کتاب کا نمبر 548 ہے۔ اس مثنوی میں ایک سو اسی اشعار اور دس باب ہیں۔ اس مثنوی کو کئی اداروں نے لاہور سے مصنّف کے نام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ تاہم کسی ناشر نے مصنّف کے حالاتِ زندگی پر توجہ نہیں دی۔ ضروری تھا کہ اس مشہورِ زمانہ مثنوی کے شاعر جو خود بلند پایہ حنفی فقیہہ اور عالم تھے، کی زندگی منصۂ شہود پر آتی تا کہ اہلِ علم ان کے مقام و مرتبہ سے آگاہ ہو پاتے۔

حضرت علامہ سیّد شرف الدین بخاری معروف بہ علامہ ابوتوامہ علیہ الرحمۃ ملک بخارا

کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے عراق گئے اور شاہِ عراق کے حکم پر سلطان غیاث الدین بلبن کے دورِ حکومت (1228ء تا1281ء) میں ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں رہائش پذیر ہوکر لوگوں کے درس وتدریس اور تربیتِ باطنی میں مشغول ہوئے۔ آپ کے تبحرِ علمی اور دینی ودنیوی علوم سے واقفیت کا شہرہ پورے ملک میں ہوا۔ طالبانِ علم اور ارادت مندوں کا سیلاب امنڈ آیا۔ آپ کی رہائش گاہ پر ہر وقت ہزاروں کا مجمع ہونے لگا۔ رجوعِ عام، درباری علماء کی ریشہ دوانیوں اور حاسدوں کی محلاتی سازشوں کے نتیجے میں سلطانِ دہلی کو خطرہ محسوس ہوا۔ دربار سے سیاسی مصلحت کی بنا پر آپ کو بنگالہ چلے جانے کا حکم ہوا اور آپ شاہی حکم کے مطابق 668ھ میں مع اہل وعیال دہلی سے بنگال کے لیے روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر جب بہار کے تاریخی شہر منیر شریف پہنچے تو (اس زمانے میں ''بہار'' صوبہ بنگال میں شامل تھا) وہاں کے مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ یحییٰ منیری سہروردیؒ نے بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ استقبال کیا۔ آپ نے چند دن منیر شریف میں قیام فرمایا۔ جب آپ وہاں سے رخصت ہوکر بنگال کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت شیخ یحییٰ منیری سہروردیؒ نے اپنے منجھلے ہونہار صاحبزادے حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسیؒ کو جو اس وقت سات، آٹھ سال کی عمر کے تھے، تعلیم کی غرض سے حضرت علامہ بخاریؒ کے سپرد فرمایا۔ حضرت علامہ نے مخدوم جہاں کو ساتھ لیا اور بنگال کے سفر پر روانہ ہوئے۔

حضرت علامہ شرف الدین ابوتوامہ بخاریؒ 668ھ میں بنگال کے تاریخی شہر سنارگاؤں میں رونق افروز ہوئے۔ ایک خانقاہ، ایک مسجد اور مدرسے کی بنیاد ڈالی اور تاحیات (700ھ) تک درس وتدریس اور رشد وہدایتِ خلق میں مشغول رہے۔ شہر سنارگاؤں مغلیہ دورِ حکومت سے قبل ایک بڑا تاریخی شہر تھا۔ بنگالہ کے اکثر حکمرانوں کا پایۂ تخت رہا۔ آج بھی حضرت علامہ بخاریؒ اور ان کے متعلقین کے مزارات، مسجدوں، خانقاہوں اور پختہ عمارتوں کے کھنڈرات اس شہر کی عظمتِ رفتہ، ماضی کے شان وشکوہ اور تاریخی اہمیت کا پتا دیتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی شعبہ اسلامیات، ڈھاکہ یونیورسٹی کے مقالہ بعنوان ''سنار گاؤں'' کے مطابق یہ جگہ مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں نرائن گنج کے قریب واقع ہے۔ جس کو آج کل سرنا گرام کہا جاتا ہے۔ سنار گاؤں 610ھ میں بنگال و بہار کے ساتھ محمد بن بختیار خلجی کے قبضے میں آیا۔ اس کی علمی اور ثقافتی عظمت اس وقت ختم ہوئی جب بنگال کے آخری خود مختار حکمراں موسیٰ خان کو شہنشاہ جہانگیر کے حکم سے اسلام خان نے 661ھ میں شکست دی۔

حضرت علامہ شرف الدین بخاریؒ
اور
مخدوم جہاں شیخ شرف الدین منیری، راجگیری فردوسیؒ

حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسی قدس سرہٗ حضرت علامہ سیّد شرف الدین بخاریؒ کے قابلِ فخر شاگردِ رشید اور داماد تھے۔ آپ 29 شعبان المعظم 661ھ کو صوبہ بہار کے مشہور تاریخی شہر منیر شریف میں پیدا ہوئے۔ مخدوم جہاں منیری الفردوسیؒ کی ابتدائی تعلیم گھر پر اور خانقاہ منیر کے مدرسے میں ہوئی۔ اس زمانہ کے نصاب کے مطابق آپ کو تعلیم دی گئی۔ ابتدائی تعلیم اور اساتذہ کی تفصیل کسی کتاب میں درج نہیں۔ صرف اتنا اندازہ ہوتا ہے کہ متوسطات تک تعلیم حاصل کرلی تھی اور اتنی استعداد پیدا ہوگئی تھی کہ وقت کے بڑے اساتذہ سے تعلیم حاصل کرسکیں۔ (انشاء اللہ آپ کی ابتدائی زندگی اور تعلیم کی تفصیل اپنی اگلی کتاب میں مکمل پیش کروں گا) آپ کی عمر ابھی سات آٹھ سال کی تھی اور مدرسے میں زیرِ تعلیم تھے کہ حضرت علامہ شرف الدین بخاری المعروف علامہ ابو توامہؒ دہلی سے بنگال جاتے ہوئے 668ھ میں منیر شریف وارد ہوئے۔ مخدوم جہاں فردوسی کے والد شیخ یحییٰ منیری سہروردیؒ نے علامہ موصوف کو کچھ دن اپنے پاس مہمان رکھا۔ اس دوران مخدوم جہاں حضرت علامہ ابوتوامہ بخاریؒ سے کافی مانوس ہوگئے۔ یہاں تک کہ مزید تعلیم کے لیے آپ کے ساتھ بنگال چلے گئے۔ اس طرح قدرت سے مخدوم جہاں کو

حضرت علامہ بخاریؒ جیسا کامل استاد میسر آ گیا۔ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد منیری فردوسی قدس سرہٗ اپنے استاد حضرت علامہ شرف الدین ابو توامہ بخاریؒ کے ساتھ 22 سال سنارگاؤں میں رہے اور تمام علومِ ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ حضرت علامہ کو اپنے لائق اور ہونہار شاگرد سے حد درجہ محبت تھی۔ آپ نے مخدوم جہاں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی بلکہ تعلیم کے سلسلے میں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی۔ مخدوم جہاں کو بھی اپنے استاد سے عشق کی حد تک محبت تھی۔ ان کی ہر نصیحت پر عمل کرتے، ان کے کسی حکم کو ٹالنا آپ کے بس میں نہ تھا۔ آپ نے سنارگاؤں کے قیام اور تعلیم کے دوران علامہ بخاریؒ کی خواہش کے مطابق ان کی دختر حضرت بی بی بہو بادام سے نکاح کیا۔ کثیر روایت کے مطابق حضرت بی بی بہو بادام کے بطن سے آپ کے صرف ایک صاحبزادے حضرت مخدوم شیخ ذکی الدین فردوسی پیدا ہوئے۔ لیکن ''آثارِ منیر'' کے مصنف ممتاز المحدثین حضرت مولانا سیّد شاہ مراد اللہ منیری فردوسی اور چند دوسری روایتوں سے مخدوم جہاں کے دو صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں کی خبر ملتی ہے۔ آپ کی اہلیہ اور ایک صاحبزادے نے شیر خوارگی میں سنارگاؤں میں انتقال فرمایا جن کے مزارات حضرت علامہ بخاریؒ کے احاطۂ مقبرہ میں ہیں۔

مختصر یہ کہ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسیؒ بائیس سال سنارگاؤں میں اپنے استاد اور خسر حضرت علامہ شرف الدین ابو توامہ بخاریؒ کے ساتھ قیام پذیر رہے۔ کسبِ علم کیا۔ اپنے استاد کی صاحبزادی سے نکاح کیا اور صاحبِ اولاد ہوئے۔ استاد کی اجازت سے مع اہل و عیال اپنے وطن منیر شریف تشریف لائے۔ اس کے بعد دہلی گئے۔ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسیؒ کے مرید ہوئے اور اجازت و خلافت پر سرفراز کیے گئے۔ آپ کی عمر 126 سال بتائی جاتی ہے لیکن بعض حوالوں کے مطابق آپ کی عمر 121 سال بنتی ہے۔ آپ نے 29 سال حصولِ تعلیم میں صرف کئے، 40 سال ریاضت و مجاہدہ اور نفس کُشی و چلہ کُشی میں لگائے۔ اس کا زیادہ حصہ راجگیر کی پہاڑیوں پہ بسر ہوا جہاں آپ کے نام سے مخدوم کُنڈ اور پہاڑی پہ کئی معجزات اب بھی موجود ہیں۔ زندگی کے 57

سال رشد و ہدایتِ خلق اور تبلیغِ اسلام میں گزار کر 6 شوال 782ھ کو وصال فرمایا اور شہر بہار شریف میں آسودۂ خاک ہوئے۔آپ صاحبِ تصانیفِ کثیرہ بزرگ ہیں۔تذکرہ نگاروں نے آپ کی تصانیف کی تعداد 117 لکھی ہے جن میں تقریباً 40 تصانیف اس وقت دستیاب ہیں۔اِن میں سے سترہ کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے جو ہندوستان و پاکستان میں بآسانی مل جاتی ہیں۔آپ کی تمام تصانیف کے اردو ترجمے کا کام حضرت شاہ قسیم الدینؒ اور حضرت ڈاکٹر شاہ علی ارشد مدظلہٗ نے بڑی جاں فشانی سے کیا ہے۔آپ کی تصانیف میں ''مکتوباتِ صدی'' اور ''مکتوباتِ دوصدی'' کو بڑی شہرت حاصل ہے۔ یہ دونوں کتابیں حضرت نصیرالدین چراغ دہلویؒ، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ اور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ جیسے بزرگوں کے مطالعے میں رہیں۔حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ بیعت کی نیت سے بہار شریف حاضر ہوئے لیکن اسی دن حضرت مخدوم جہاں فردوسیؒ کا وصال ہو گیا۔آپ کی مندرجہ بالا دونوں کتابوں سے ابوالفضل وفیضی جیسے صاحبِ اقتدار اور اورنگزیب عالمگیر جیسے سلطانِ وقت نے بھی استفادہ کیا۔مولانا عبدالباری ندوی اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنی تصانیف میں مخدوم جہاں فردوسیؒ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ غیر مسلم مغربی مفکرین اور فلاسفروں جیسے کانٹ، ہیگل، برکلے اور پال جیکسن وغیرہ نے مخدوم جہاں کی کتابوں سے صفحوں کے صفحے اپنی کتابوں میں نقل کئے ہیں جس کی تفصیل مولانا عبدالباری کی کتاب ''نظام تعلیم وتربیت'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔

علامہ بخاریؒ کے بھائی مولانا زین الدین

مولانا زین الدین علامہ شرف الدین ابوتوامہؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔حافظِ قرآن اور خوش الحان قاری تھے۔آپ اپنے بڑے بھائی سے اکثر ناز کیا کرتے اور حضرت علامہ بھی آپ کی ناز برداری کرتے تھے۔مخدوم جہاں فردوسیؒ نے آپ کا تذکرہ اپنے ملفوظات ''معدن المعانی'' (اردو) کے صفحہ نمبر 61-62 پر اس طرح کیا ہے۔لکھتے ہیں:

''مولانا کے بھائی کا نام مولانا زین الدین تھا۔آپ کو قرآن شریف

بہت اچھا یاد تھا۔سنار گاؤں میں درس کے وقت اگر کسی سبق میں کسی مسئلہ کا ثبوت آیتِ قرآن سے دینا ہوتا تو اس موقع پر علامہ شرف الدین ابوتوامہؒ کو ان کی طلب ہوتی کہ یہ آیت کس سورۃ میں ہے اور اتفاقاً مولانا زین الدین بھی وہاں بیٹھے ہوتے تو ممدوح اپنے برادر مولانا موصوف سے دریافت کرتے آپ بتائیں یہ آیت کس سورۃ میں ہے............"

اس کے بعد مخدوم جہاں فردوسیؒ مولانا زین الدین کی خوش الحانی کا تذکرہ کرتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

"بے حد خوش الحان تھے اور نہایت اچھا پڑھتے تھے۔راگ راگنیوں سے بھی واقف تھے۔کوئی آیت یا کوئی غزل کہیں پڑھتے تھے تو در و دیوار ہلا دیتے۔ عام آدمی کو کون پوچھتا ہے۔خدا جانے کتنی مرتبہ مولانا تقی الدین کے سامنے آپ نے پڑھا اور جب جب پڑھا، مولانا پر ایسی حالت طاری ہوتی کہ جبہ و دستار، کفش و نعلین سب چیز آپ کے حوالہ کر دیتے۔(یعنی مولانا زین الدین کی نذر کر دیتے)۔مولانا تقی الدین کی بہترین دعا ان کے حق میں یہ تھی کہ تم ہمیشہ خوش رہو............"

حضرت مخدوم جہاں فردوسیؒ اپنے استاذ کے تبحرِ علمی کا تذکرہ "خوانِ پُرنعمت" کے صفحہ نمبر 50 پر اس طرح کرتے ہیں:

"مولانا شرف الدین ابوتوامہؒ بے حد دانشمند تھے۔پورے ہندوستان میں آپ کی شہرت تھی۔علماء میں اس قدر مشہور تھے کہ ان کے تبحرِ علمی میں کسی کو شبہ نہ تھا۔آپ ریشمی سر بند اور ازار بند استعمال کرتے تھے۔آپ نے ایسی چیزیں لکھیں کہ دوسرے علماء کو بھی اس کی تقلید کرنی پڑی۔اگر سبق پڑھانے میں مشکل پیش آتی تو غور کرتے اور غور کرتے وقت سر بند کاندھے پر لٹکا لیتے اور اس کو ہاتھ میں لے کر مشغول رہتے۔یہاں تک کہ مشکل حل ہو جاتی۔اس

کے بعد سر بند کو چھوڑ کر مشکل کو بیان فرماتے۔''

حضرت سیّد شرف الدین ابوتوامہؒ نے سنارگاؤں میں 700ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزارِ اقدس سنارگاؤں کے محلہ مورن پاڑہ کے ایک میدان میں کھلے چبوترے پر ہے۔ آج بھی سنارگاؤں میں جواب ایک گمنام قصبہ کی صورت میں موجود ہے، آپ کا عرس بڑی عقیدت و محبت سے منایا جاتا ہے۔ 1970ء سے قبل جب بنگلہ دیش پاکستان میں شامل تھا، صوبہ بہار سے آئے ہوئے مہاجرین حضرت علامہؒ کے عرس کے موقع پر بڑی تعداد میں شریک ہوکر اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ آپ کے عرس میں جو مقتدر ہستیاں شامل ہوتی تھیں، ان میں سلسلۂ فردوسیہ کے صوفی بزرگ نجم الصابرین، شرف العارفین حضرت سیّد شاہ محمد مصطفیٰ حسن فردوسیؒ سابق چیف ایڈیٹر اردو روزنامہ ''پاسبان'' ڈھاکہ، حضرت حکیم مولانا شاہ محمد الیاس فردوسی مرحوم، استادِ محترم حضرت سیّد محمد حسن رضا دائروی مرحوم، محترمی و مکرمی جناب شاہ علی حسین احمدی سہروردی الفردوسی مدظلہٗ، محترمی و مکرمی ڈاکٹر سراج الدین اشرفی صاحب، برادرم شاہ محمد سلیم فردوسی، برادرم شاہ محمد اقبال اشرف فردوسی، برادرم سیّد کمال الدین فردوسی اور برادرم احمد رسول چشتی مرحوم وغیرہ کے نام نامی مشہور و معروف ہیں۔ کراچی میں حضرت علامہ ابوتوامہ بخاری قدس سرہٗ کا فاتحہ ہر سال راقم اپنے گھر نصیر آباد، فیڈرل بی ایریا میں اور برادر شاہ محمد سلیم فردوسی صاحب حضرت کا عرس اورنگی ٹاؤن میں بڑے اہتمام سے مناتے ہیں۔

نماز

کتاب ہذا، فارسی مثنوی ''نامِ حق'' نامی کتاب میں جو اشعار ہیں ان میں ایک شعر نے شہرتِ دوام حاصل کی ہے۔ برصغیر میں ہر خاص و عام اسے فخریہ پڑھتا ہے اور مبلّغ حضرات کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ وہ شعر یہ ہے۔

روزِ محشر کہ جان گداز بود　　　اوّلیں پُرششِ نماز بود

(محشر کے دن جب ہر شخص بے چین اور پریشان ہوگا۔ اس دن بھی پہلی پُرسش نماز ہی کی ہوگی)

آخر میں اپنے دوست جناب محمد سلیم فردوسی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن سے مجھے تین تصاویر سنارگاؤں کی حاصل ہوئیں جن کے اضافے سے کتاب ہذا کی افادیت میں اضافہ ہوگیا۔

مَیں شکر گزار ہوں، جناب سیّد عبداللہ طارق جو معروف ادیب وصحافی ہونے کے ساتھ ساتھ ریکی ماسٹر بھی ہیں یہ اُردو زبان و بیان کے ماہر بھی ہیں نیز اُردو، عربی، ہندی، فارسی اور انگریزی زبان بھی جانتے ہیں۔ جنہیں مَیں ماموں کہتا ہوں کی خصوصی عنایت، ترتیب اور بہ نظر غائر مطالعہ وتوجہ اور بے حد دلچسپی کے سبب یہ کتاب خوبصورت انداز میں شائع ہوسکی۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو ہر مسلمان کو تمام مذہب وملت میں ممتاز کرتی ہے۔ مسلمانوں کو اپنی ایک الگ شناخت دیتی ہے اور دل میں خشیتِ الٰہی اور حُبِ رسولؐ پیدا کرتی ہے۔

پروفیسر اسلامک ہسٹری، ریاض سعودی عرب جناب محمد مہر علی اپنی کتاب، "History of the Muslims of Bengal" کے صفحہ 801، 834اور 835 پر حضرت علامہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"....Shiakh Sharf-al-Din Abu Tawwamah, founder of the Sonargaon Academy (late thirteenth century), wrote a book on *Tasawwuf* entitled *"Maqamat"*. His most well known student, Sharf-al-Din Ahmed ibne Yahya Maneri (1263-1381), besides being an *alim* was clearly a *sufi* as his writtings show..." (Page 801)

".....Another early and important centre of learning was at Sunargaon, Dacca. It was established by Shaikh Sharf- al-Din Abu Tawwamah. Not much is known about his early life except that he was born at Bukhara and educated at khurasan, before he came to Delhi sometime during the reign of Ghias-al-Din Balban, (1266-1286 AC) Pages 834-35

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحیدِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی توحید

نامِ حق بر زبان همی رانیم — کہ بجان و دِلش همی خوانیم

ہم اللہ کا نام زبان پر جاری کرتے ہیں — کیونکہ ہم اسے جان و دل سے یاد کرتے ہیں

مَلک و صانع و قدیم و حکیم — خالق و رازق و رؤف و رحیم

وہ بادشاہ اور صانع اور قدیم اور حکیم ہے — وہ پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا اور رؤف اور رحیم ہے

ہر چہ ہست از بلندی و پستی — ہمہ زویافت صورت ہستی

بلندی اور پستی میں جو کچھ موجود ہے — ہر ایک نے اسی سے وجود کی صورت پائی

طاعت اوست فرضِ عین شدہ — بر ہمہ خلق ہم چو دَین شدہ

اس کی فرمانبرداری فرضِ عین ہوئی ہے — تمام مخلوق پر قرض کی مانند ہوئی ہے

دادا ما را کِتاب تا خوانیم — کرد ما را خِطاب تا دانیم

اس نے ہم کو کتاب دی تاکہ ہم پڑھیں — اس نے ہم سے خطاب کیا تاکہ ہم جانیں

ہر چہ او گفت آں کنیم ہمہ — طاعتِ او بجاں کنیم ہمہ

اس نے جو کچھ کہا ہم اسے پورے طور سے ادا کریں — اور ہم اس کی فرمانبرداری جان سے کریں

آنچہ او گفت غیر آں کردن — نیست سُودے بجز زیاں کردن

اس نے جو کچھ کہا اس کے خلاف کرنے میں — نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہیں

روز و شب طالب قبولِ وے ایم — پیرو اُمتِ رسول وے ایم

ہم اس کی قبولیت کے ہر وقت خواہاں ہیں — ہم اس کے رسول کے پیروکار اور امت ہیں

نعتِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیغمبروں کے سردار کی تعریف یہ ہے کہ اللہ ان پر درود وسلام نازل فرماتا ہے

شکرِ حق را کہ پیشوا داریم ۔۔۔ پیشوا چوں مصطفےٰؐ داریم

اللہ کا شکر ہے کہ ہم پیشوا رکھتے ہیں ۔۔۔ ہم مصطفیٰؐ جیسا پیشوا رکھتے ہیں

مہتر و بہتر و گزینِ ہمہ ۔۔۔ سرور و خاتم و نگینِ ہمہ

افسر اور بہتر تمام لوگوں سے برگزیدہ ۔۔۔ سردار اور سب کے خاتم اور نگینہ

او شریعت بیان کند ما را ۔۔۔ او طریقت عیاں کند ما را

وہ ہمارے لیے شریعت کو بیان کرتے ہیں ۔۔۔ وہ ہمارے لیے طریقت کو ظاہر کرتے ہیں

صلواتِ خدائے بروے باد ۔۔۔ تا بروزِ جزا پیا پے باد

ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں ۔۔۔ قیامت کے دن تک برابر نازل ہوں

اُمت او و دوست دار وے ایم ۔۔۔ دوست دار چہار یار وے ایم

ہم اُن کی امت اور اُنؐ کے دوستوں کے دوست ہیں ۔۔۔ ہم اُنؐ کے چاروں دوستوں کے بھی دوست ہیں

چوں ابوبکرؓ وَ ہُم عمرؓ عثمانؓ ۔۔۔ مرتضےٰؓ علی علیہم الرّضوان

جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی ۔۔۔ اور مرتضٰی علی ان سب پر اللہ کی خوشنودی ہو

رحمتِ حق نثارِ یارانش ۔۔۔ باد بر جملہ دوست دارانش

اللہ کی رحمت ان کے سب یاروں اور ۔۔۔ تمام دوست داروں پر نثار ہو

آغازِ کتاب مستطاب واعتذار از جانب مصنّف کتاب رحمۃ اللہ علیہ

کتاب مستطاب کا آغاز اور مصنف کتاب کی طرف سے عذر خواہی

اے مصلّی ! بیا طہارت کُن ۔۔۔ خانۂ دینِ خود عمارت کُن

اے نمازی! آ طہارت کر ۔۔۔ اپنے دین کا گھر آباد کر

چوں بیاری طہارتِ ظاہر ۔۔۔ باطنت نیز حق کند طاہر
جب تُو ظاہری طہارت حاصل کر لے گا ۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ تیرے باطن کو بھی پاک کردے گا

آں طہارت کہ قسمِ جسم آمد ۔۔۔ طاہرت را ہمہ سہ قسم آمد
وہ طہارت جو جسم کی قسم سے ہے ۔۔۔ تیرے جاننے کے لیے سب تین قسمیں ہیں

شرح ایں ہر سہ نوع را گویم ۔۔۔ زانکہ چوگانِ شرع را گویم
اب مَیں ان تین قسموں کی شرح بیان کرتا ہوں ۔۔۔ اس وجہ سے کہ مَیں احکامِ شریعت کا رکھوالا ہوں

در طہارت فریضہ و سنّت ۔۔۔ بر تُو خوانم رواں و بے منت
طہارت میں فرض اور سنّت کو ۔۔۔ مَیں بلاتکلف اور بغیر احسان کے پیش کرتا ہوں

پس بیانِ نماز و روزہ کنم ۔۔۔ توشۂ عمر پنج روزہ کنم
اس کے بعد روزہ اور نماز کا بیان کروں گا ۔۔۔ اپنی چند روزہ عمر کے لیے توشہ کروں گا

آبدست و نماز باید کرد ۔۔۔ دل مقامِ نیاز باید کرد
وضو کرنا چاہیے اور نماز پڑھنی چاہیے ۔۔۔ اور دل کو عاجزی کا مقام بنانا چاہیے

روزِ محشر کہ جاں گداز بود ۔۔۔ اوّلیں پُرسشِ نماز بود
قیامت کا دن جو کہ جاں گداز ہو گا ۔۔۔ اس دن سب سے پہلے نماز ہی پوچھی جائیگی

پس مکن در نماز ہا تقصیر ۔۔۔ تا در اں روز باشدت توقیر
پس تو نمازوں میں ہرگز کوتاہی نہ کر ۔۔۔ تاکہ تجھ کو اس دن عزت حاصل ہو

خود سنائی چہ بس نکو گفتہ است ۔۔۔ دُرِّ معنیٰ نگر کہ چوں سفتہ است
حکیم سنائی نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے ۔۔۔ ذرا غور تو کر معنوں کا موتی کیونکر پرو دیا ہے

غمِ دین خور کہ غمِ غمِ دین ست ۔۔۔ ہمہ غم ہا فروتر از این ست
دین کی فکر کر کہ اصل فکر دین ہی کی فکر ہے ۔۔۔ تمام فکریں اس فکر سے گھٹ کر ہیں

غمِ دنیا مخور کہ بے ہودست	ہیچ کس در جہاں نیا سودست
دنیا کی فکر نہ کر کیونکہ بے فائدہ ہے	جہاں میں تو کوئی بھی آسودہ نہیں ہے
من بعجز و قصور معترفم	نے چو نادان و احمق و خرِفم
مَیں عاجزی اور قصور کے ساتھ اقرار کرنے والا ہوں	بے عقل اور احمق ناداں کی طرح نہیں ہوں
پیش ازیں گفتہ اند اہلِ سلف	عُذرِ مَنْ صَنَّفَ قدِاسْتُہْدِفْ
اگلے لوگوں نے تو اس سے پہلے	اپنے آپ کو ہی تنقید و ملامت کا ہدف بنایا ہے
لیک بر قدرِ خویش کوشیدن	بہ زبے کاری و خموشیدن
پھر بھی اپنی استعداد کے موافق کوشش کرنا	بیکاری اور خموش رہنے سے بہتر ہے
من بقدرِ مجال کوشیدم	فقہ را بُردِ نظم لوشیدم
مَیں نے استعداد کے موافق کوشش کی	فقہ کو نظم کی چادر پہنچائی
نہ کنی عیب گر تو بتوانی	کہ در و حُلّہَ بپوشانی
تُو عیب جوئی نہ کر گرچہ تُو یہ بھی کر سکتا ہے	بہتر ہے کہ تُو اس کو کوئی خلعت پہنا دے
اسپِ تازی اگرچہ بہ تازد	لاشۂ خر خویشتن نیند آزد
اگرچہ عربی گھوڑا بہتر دوڑتا ہے	مگر لاغر گدھا بھی اپنے آپ کو گرا نہیں دیتا
صد و ہشتاد بیت و دہ باب ست	لائقِ روزگارِ اصحاب ست
ایک سو اسی اشعار اور دس باب ہیں	ہر زمانے کے لوگوں کے لیے مفید ہیں
موجز و دل پذیر افتاد است	لاجرم بے نظیر افتاد است
مختصر، دل پسند اور بے حد مفید ہے	اسی وجہ سے بے مثل لاجواب ہے
ایں ترا یادگار از شرف است	نامِ او در جہاں بہر طرف است
تیرے لیے یہ کتاب شرف الدین سے یادگار ہے	جس کا نام تو جہان میں ہر طرف مشہور ہے

از بخارا ست مولد و نسبش — و ز خراساں علوم مکتبش

اس کا نسب اور پیدا ہونے کی جگہ بخارا ہے — اور اس کی علمیت مکتب خراسان سے ہے

یا الٰہی بدہ تو توفیقم — راہ بنما بسوئے تحقیقم

اے میرے اللہ تو مجھے توفیق عطا کر — مجھ کو تحقیق کی طرف راستہ دکھا

باب اوّل در بیان وضو وایں مشتمل بر چہار فصل

پہلا باب وضو کے بیان میں اور یہ باب چار فصلوں پر مشتمل ہے

فصل اوّل در فرائضِ وضو

پہلی فصل وضو کے فرائض کے بیان میں

درصباح و رواح دلیل و نہار — در وضو نیست جز فریضۂ چہار

صبح و شام اور رات دن میں — وضو میں چار فرضوں سے زیادہ نہیں ہیں

شستن روی و دست و مسحِ سراست — شستن پائے نیز معتبر است

ہاتھ منہ کا دھونا اور سر کا مسح ہے — پاؤں کا دھونا بھی معتبر ہے

رُبع سَر مسح فرض باید دید — لازمش ہم چو فرض باید دید

چوتھائی سر کا مسح فرض سمجھنا چاہیے — اور اس کو فرض کی طرح لازم جاننا چاہیے

فصل دوم در سنّت ہائے وضو

دوسری فصل وضو کی سنتوں کے بیان میں

سنّت آبدست دہ باشد — ہر کہ دانست مرد رہ باشد

وضو میں دس چیزیں سنت ہیں — جس نے جان لیا وہ شرع کا عامل ہے

شستن دست پیش مسواک است — نامِ حق گفتن از دل پاک است

مسواک سے پہلے ہاتھ کا دھونا ہے — پھر پاک دل سے بسم اللہ کہنا ہے

مضمضہ، مسحِ گوش و استنجا — بسہ کرّات شستن اعضاء
کلی کان کا مسح اور استنجا کرنا — پھر اعضائے وضو کا تین تین بار دھونا

نیز انگشت پائے را تخلیل — سنّت آمد ز مصطفےٰؐ بے قیل
پیروں کی انگلیوں میں خلال بھی کرنا — بغیر حجت مصطفےٰؐ سے مروی ہے

باز تخلیل لحیہ استنشاق — گفتم ایں جملہ را علی الاطلاق
پھر ڈاڑھی کا خلال اور ناک میں پانی ڈالنا — مَیں نے ان سب کو باترتیب بیان کر دیا

عضو گر تُو تر کُنی روا نبُود — راندنِ آب جز دوا نبُود
اگر تُو عضو کو تر کرے تو یہ جائز نہیں ہے — پانی کا صرف عضو پر بہادینا کافی نہیں ہوسکتا

فصلِ سوم در مستحباتِ وضو
تیسری فصل وضو کے مستحبات کے بیان میں

در وضو شش ز مستحبات ست — نیّت وزاں سپش موالات ست
وضو میں چھ چیزیں مستحب ہیں — اوّل نیّت اور اس کے بعد عضو کا بھگونا ہے

ہمہ سر مسح وانگہے ترتیب — بمیامن بدایت از تادیب
سارے سر کا مسح اور اس کے بعد ترتیب — اور ازراہِ ادب واہتمام داہنی جانب سے شروع کرنا

گر تُو مسح از سر عمل گیری — مسحِ گردن ازیں قبل گیری
اگر تُو مسح کو ازراہِ عمل اختیار کرے — تو گردن کا مسح بھی اسی قسم سے سمجھ

فصلِ چہارم در مکروہاتِ وضو
چوتھی فصل وضو کے مکروہات کے بیان میں

آب اندر دہان و دربینی — بکفِ چپ کراہیت بینی
منہ اور ناک میں بائیں ہتھیلی سے — تُو پانی ڈالنے کو مکروہ سمجھ

آب بر روئے سخت تر کردن
عورتِ خویش را نظر کردن

منہ پر پانی کو زور سے چھڑکنا
اور اپنی پوشیدہ جگہ کا خیال کرنا

خوِی در آب ہشتن از عُمدا
سخن اندر مقامِ استنجاء

اور پانی میں قصداً تھوکنا
اور استنجا خانہ کے اندر بات کرنا

ورتو بینی بر است افشانی
درمیان کراہیت مانی

اور اگر تو داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرتا ہے
تو بلا شبہ تُو کراہیت کی بات کرتا ہے

ہر کہ ایں شش کراہیت داند
دائم اندر رفاہیت ماند

جو شخص ان چھ کراہیتوں کو جان لیتا ہے
وہ ہمیشہ آرام میں رہتا ہے

باب دوم در بیان شکنند ہائے وضو

دوسرا باب ان چیزوں کے بیان میں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

آنچہ از پیش وپس عیاں گردد
آبدستِ ترا زیاں گردد

اگر ریاح یا پیشاب کا قطرہ خارج ہو
اس سے تیرا وضو یقیناً ٹوٹ جائے گا

مگر آں باد کاں زپیش بود
کہ وضو ہم بجائے خویش بود

مگر وہ ہوا کہ آگے سے نکلے
اس سے وضو اپنی جگہ پر رہتا ہے

ریم وخون گر رواں ہمی باشد
قے کُنی پُر دہاں ہمی باشد

خون اور پیپ جاری ہو تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے
اگر تُو منہ بھر کر قے کرے تو اسکا حکم بھی اسی طرح ہے

خواب تکیہ زدہ وضو شکند
تکیہ بر خواب ہیچ کس نکند

ٹیک لگا کر سونا وضو کو توڑتا ہے
کوئی شخص نیند پر بھروسا نہیں کر سکتا

قہقہہ در نماز و بے ہوشی
باز دیوانگی و مدہوشی

نماز میں قہقہہ اور بے ہوشی
پھر دیوانگی اور بے خود ہونا

هر کرا شد مباشرت فاحش — فرج در فرج و ارید رباش
جس شخص سے مباشرت فاحشہ سرزد ہوئی — کہ فرج پر فرج لگی اور ذکر استادہ ہوا

باب سوم در غسل وآں مشتمل ست بر سہ فصل

تیسرا باب غسل کا بیان جو تین فصلوں پر مشتمل ہے

فصلِ اوّل در بیانِ فرائضِ غسل

پہلی فصل غسل کے فرائض کے بیان میں

ہر کہ بادانش و تمیز بود — فرض در غسلِ او سہ چیز بود
جو شخص عاقل اور بالغ ہو — اُس کے غسل میں تین چیزیں فرض ہیں

آب در بینی و دہاں کردن — بر ہمہ عضو خود رواں کردن
منہ اور ناک میں پانی ڈالنا — اور پھر پانی کو اپنے تمام جسم پر بہانا

فصل دوم در بیان سنت ہائے غسل

دوسری فصل غسل کی سنتوں کے بیان میں

سنّتِ غسل جملگی پنج ست — یادگیرش کہ بہتر از گنج ست
غسل کی سنتیں کل پانچ ہیں — تُو ان کو یاد کرلے کہ خزانہ سے بہتر ہیں

شستن دست وفرج باید پیش — دور کردنِ نجاست از تنِ خویش
پہلے ہاتھ اور شرمگاہ کا دھونا — پھر اپنے بدن سے نجاست کو دور کرنا

پس وضو ساختن ز بہرِ خدا — شستنِ تن سہ بار سر تا پا
پھر اللہ کے واسطے وضو کرنا — اور سر سے پیر تک تین بار بدن کو دھونا

آں زنانے کہ موئے را بافند — شاید آں موئے را نہ بشگافند
جو عورتیں کہ اپنے بالوں کو گوندھتی ہیں — ہو سکتا ہے کہ وہ ان بالوں کو کھولیں نہیں

درتگِ مو چو آب را رانند
بافتہ خشک ہم چناں مانند

بالوں کی جڑ تک جب پانی کو پہنچا دیں
تو گندھے بالوں کو اسی طرح خشک رہنے دیں

فصل سوم دربیان مقدار آبِ وضوو غسل

فصل تیسری غسل اور وضو کے پانی کی مقدار کے بیان میں

مکُن اسرافِ ماء مجّانی
چوں "وَلاَتُسْرِفُوْا" ہمے خوانی

مفت میں پانی کا اسراف نہ کر
تُو قرآن میں پڑھتا ہے اسراف نہ کرو

تلفِ آب چوں روا نبود
تلفِ عمر جز خطاء نبود

جب پانی کا تلف کرنا جائز نہیں ہے
تو عمر کا تلف کرنا خطا کے سوا کیا ہوسکتا ہے

در وضو آب یک من و نیم است
غسل را چار من ز تعلیم است

وضو میں پانی کی مقدار 1½ کلو ہے
اور غسل کے لیے 4 کلو کی تعلیم ہے

در وضو کن بہ نیم استنجا
دار، مر، دست وروئے نیمن را

وضو میں ½ کلو سے استنجا کر
اور ہاتھ اور منہ کے لیے بھی ½ کلو رکھ

پس بداں نیم من کہ مے ماند
پائے شوید ہر آنچہ مے داند

پھر اس ½ کلو سے کہ باقی رہتا ہے
پاؤں کو دھووے جس طرح کہ جانتا ہے

ہم چنیں گیر، غسل را تعلیم
بر سرِ خویش ریز، دومن و نیم

غسل کو اسی طرح سے سیکھ لے
اور اپنے سر پر سے 2½ کلو پانی بہا

ہست ایں احتیاط در خانہ
کہ بود آب تو بہ پیمانہ

یہ احتیاط مذکورہ گھر میں ہے
جبکہ تجھے پانی کم میسر ہو

ورتو اے خواجہ برلبِ جوئی
نیست اسراف ہرچہ مے شوئی

اور اگر اے دوست تُو گھر میں یا دریا کے پاس ہے
تو زیادہ پانی خرچ کرنے میں اسراف نہیں ہے

باب چہارم در بیان آنچہ غسل را واجب می کند

چوتھا باب ان چیزوں کے بیان میں جو غسل کو واجب کرتی ہیں

گر تو خواہی کہ شرع آموزی — بایدت جدوجہد و دِل سوزی
اگر تُو چاہتا ہے کہ شریعت کی باتیں سیکھے — تو تجھ کو محنت، کوشش اور دلسوزی کرنی چاہیے

آنچہ ازوے سوال خواہد بود — نہ سزد گر ملال خواہد بود
یہ بات کہ آخرت میں اس کا تجھ سے سوال ہوگا — مناسب نہیں کہ دریافت کرنے میں تجھ کو ملال ہو

در طلب کردن حقیقت کار — ازخدا شرم دار و شرم مدار
کام (یعنی مسائلِ شرعیہ) کی حقیقت طلب کرنے میں — تحقیق میں، خدا سے شرم رکھ اور کسی اور سے نہ شرما

غسل از پنج چیز فرض شود — بر زن و مرد ہم چو فرض شود
پانچ چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے — عورت اور مرد دونوں پر فرض کے مانند ہوتا ہے

چوں شود پاک زن زحیض ونفاس — غسل واجب شود بشرع وقیاس
جب عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو — تو قیاس اور شرع کے موافق غسل واجب ہے

ہر زنے را کہ گم شود ایّام — غسل باید بہر نماز مدام
جس عورت کو ایام طویل رہتے ہوں — اس کو ہر نماز کیلئے غسل کرنا چاہیے

مرد را چوں ذکر چناں گردد — کہ در اندامِ زن نہاں گردد
جس وقت کہ مرد کا ذکر اس طرح ہو — کہ عورت کے اندام میں چھپ جائے

غسل واجب شود ازاں حالش — گرچہ زاں نیست انزالش
تو اس حال سے اس پر غسل واجب ہوتا ہے — گرچہ اس حال سے اس کو انزال نہ ہوا ہو

غسل واجب کند جنابت ہم — بر زن و مرد اے مدار کرم
جنابت بھی غسل کو واجب کرتی ہے — عورت اور مرد دونوں پر اے کرم کرنے والے

باب پنجم در بیان تیمّم

پانچواں باب تیمّم کے بیان میں

چار چیز است در تیمّم فرض — می دہم مر ترا بدانش عرض

تیمّم میں چار چیزیں فرض ہیں — مَیں ان کو بیان کرتا ہوں تا کہ تُو جان لے

نیّت و قصدِ خاک اے سرور — خاک از جائے پاک اے مہتر

اے طالبِ تیمّم نیّت اور مٹی کا پانا اصل ہے — دوسرے خاک پاک جگہ سے ہونی چاہیے

نیّت ایں ست اگر نمی دانی — کہ نمازت مباح گردانی

نیّت یہ ہے اگر تُو نہیں جانتا — کہ تُو اپنی نماز کو مباح کرے

چوں زدی ہر دو پنجہ را بر خاک — پس بمالش بروکہ گردی پاک

جب تُو نے دونوں ہاتھوں کو خاک پر مارا — پس تُو ان کو چہرے پر مل تا کہ پاک ہو

پس دگر بار پنجہ زدن در حال — ہر دو ساعد بمرفقین بمال

پھر دوسری بار فوراً ہاتھوں کو خاک پر مار — اور دونوں کلائیوں کو کہنیوں سمیت مل لے

در تیمّم فریضہ ایں چار است — کہ ترا زیں چہار ناچار است

تیمّم میں بھی چار فرض ہیں — کہ تجھ کو ان چاروں کا ادا کرنا ضروری ہے

نزد ما شرط ہست استیعاب — در تیمّم تُو نکتہ را دریاب

مذہب میں اچھی طرح احاطہ کرلینا شرط ہے — تیمّم میں تُو اس نکتہ کو سمجھ لے

ہر چہ آں ناقصِ وضو باشد — ناقص اندر تیمّم اُو باشد

جو چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں — وہ تیمّم کو بھی توڑنے والی ہیں

وانکہ قادر شود بر آبِ طہور — زو شود در زماں تیمّم دور

اور وہ شخص کہ پاک پانی پر قادر ہوجائے — اس سے تیمّم فی الفور دور ہو جاتا ہے

ہر کہ میلے ز آب دور بود — ایں تیمّم ورا طہور بود

جو کوئی ایک میل پانی سے دور ہووے — یہ تیمم اس کے لیے پاک کرنے والا ہے

ور بود آب کمتر از میلے — نیست در ناروئیش قیلے

اور اگر ہو پانی کچھ کم ایک میل کے فاصلہ سے — تو تیمّم کے ناجائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں

میل در شرع ثلث فرسنگ است — گر ترا دانش ست و فرہنگ ست

شریعت میں میل فرسنگ کا تیسرا حصہ ہے — اس کو سمجھ لے اگر تجھ کو علم اور دانائی ہے

ثلث فرسنگ ہست چار ہزار — از قدم ہائے اشترِ رہوار

اور فرسنگ کا تیسرا حصہ میانہ رفتار — اونٹ کے قدموں سے چار ہزار قدم ہے

باب ششم در بیان نماز مشتمل بر چہار فصل

چھٹا باب نماز کے بیان میں جو چار فصلوں پر مشتمل ہے

فصل اوّل در بیان فریضہ ہائے نماز

پہلی فصل نماز کے فرضوں کے بیان میں

ہر کہ او طالب لطیفہ بود — مقتدائش ابوحنیفہؒ بود

جو شخص دین کی باریکیوں کا طالب ہو — اس کو چاہیے کہ امام ابوحنیفہ کو پیشوا بنائے

او در اسلام صوفی و صافی — در شریعت وفی وہم وافی

وہ اسلام میں صوفی اور صاف باطن تھے — اور شریعت میں کامل اور کامل کرنے والے بھی تھے

بشنو از من بیان مذہب او — زانکہ صافی ترست مشرب او

مجھ سے اُن کے مذہب کا بیان سنو — اس لیے کہ ان کا مذہب بہت روشن ہے

ضبط کن ایں دو شش فریضہ کنوں — شش درونِ نماز و شش بیروں

اب ان بارہ فرضوں کو حفظ کر لو — جن میں چھ نماز میں اور چھ نماز کے باہر ہیں

تا نمازِ تو با نوا گردد — فرض و نفلت ہمہ روا گردد
تاکہ تیری نماز باسامان ہو جائے — تیرے فرض اور نفل سب درست ہو جائیں

آنچہ بیرون کنوں ترا فرض است — عرض دارم کہ موضع عرض است
اب جو فرائض نماز سے باہر ہیں — انکو بیان کرتا ہوں کہ یہ بیان کا مقام ہے

نیت[1] ست وطہارت[2] وتکبیر[3] — پوشش[4] عورت و مکان[5] طہیر
اوّل نیت ہے پھر طہارت بدن اور تکبیر تحریمہ — پھر ستر کا چھپانا اور پاک جگہ کا ہونا

غمِ اسلام بایدت خوردن — روئے ہم سوئے قبلہ[6] آوردن
تجھ کو اسلام کی غم خواری کرنی چاہیے — اپنے چہرہ کو بھی قبلہ رخ کرنا چاہیے

شش دیگر در اندرون نماز — فرض گیرد نماز کن بہ نیاز
اور چھ فرض جو نماز کے اندر ہیں — ان کو بھی فرض جان کر عاجزی سے نماز پڑھ

آں قیام[1] وقراء[2] ست ورکوع[3] — قعدۂ[4] آخریں وسجدۂ[5] خضوع
وہ قیام اور قرات اور رکوع ہیں — اور قعدہ آخری اور عاجزی کے ساتھ سجدہ بھی

پس بروں[6] آمدن فریضہ شناس — از نماز اے مدارِ عقل و قیاس
پھر سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنے کو بھی — اے عقل اور قیاس کے مرکز فرض جان لے

فصل دوم در واجبات نماز
دوسری فصل نماز کے واجبات کے بیان میں

واجباتِ نماز ہا ہفت است — زانکہ از مصطفےٰ چنیں رفت است
نماز کے واجبات کل سات ہی ہیں — کیونکہ مصطفیٰؐ سے اسی طرح ثابت ہے

فاتحہ ضمِ سورۂ قرآں — در دوئی اوّل از فریضہ بخواں
فاتحہ کو قرآن کی سورت کے ساتھ ملا کر — فرض کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھ

لیک اندر تطوّع و سنّت   سورہ با فاتحہ بکن ضمّت

لیکن سنّت اور نفل نماز میں بھی   فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے میں بخیلی نہ کر

کآخرینش چو اوّلیں باشد   سورہ با فاتحہ قریں باشد

کیونکہ اسکا آخر اوّل کے مثل ہوتا ہے   سورہ فاتحہ کے ساتھ نزدیک ہوتی ہے

در بلندی، بلند باید خواند   وانچہ پست است پست باید خواند

بلندی میں بلند پڑھنا چاہیے   اور پست میں پست پڑھنا چاہیے

قعدۂ اوّل از وجوبات ست   باز در آخریں تحیات ست

پہلا قعدہ واجبات میں سے ہے   پھر آخری قعدہ میں التحیات ہے

نیز در وتر شد قنوت عیاں   باز تعدیل جملہ ارکاں

وتر میں دعائے قنوت بھی ظاہر ہے   پھر تمام ارکان کا تعدیل ضروری ہے

لیک در عید واجب افزاید   زانکہ تکبیر عید می باید

لیکن عید کی نماز میں واجب بڑھ جاتے ہیں   کیونکہ عید کی تکبیریں بھی تو ضروری ہیں

فصل سوم در بیان سجدۂ سہو

تیسری فصل سجدۂ سہو کے بیان میں

سجدۂ سہو باتلاوت ہم   واجب آمد باتفاقِ امم

سہو کا سجدہ بھی معہ سجدۂ تلاوت کے   تمام لوگوں کے اتفاق سے واجب ہے

داند آنکس کہ جستے دارد   و اندریں راہ نسبتے دارد

وہ جانتا ہے جو ثواب کی امید رکھتا ہے   اور اس راہ میں مناسبت رکھتا ہے

سجدۂ سہو را بیاں کردن	و آنچہ مشکل بود عیاں کردن
سجدۂ سہو کے بیان کرنے کو	اور جو چیز مشکل ہو اسکے بیان کرنے کو
گر کسے فرض را کند تاخیر	یا کند ترکِ واجب از تقصیر
اگر کوئی فرض کو مؤخر کر دے	یا بھول کر کسی واجب کو چھوڑ دے
سجدۂ سہو را چو ساز کند	جبر نقصانِ آں نماز کند
جب وہ سہو کے سجدہ کو ادا کر لیتا ہے	تو وہ سجدہ نقصان کو زائل کر دیتا ہے
اے مصلّی! بہر دو دست سلام	گوئی وانگہ بیار سجدہ تمام
اے نمازی تشہد کے بعد دونوں طرف سلام	کہہ کر پورا سجدہ ادا کر
ایں چنیں ست مذہب نعمان	او بتقویٰ چو بوذرؓ و سلمانؓ
نعمان (ابوحنیفہ) کا مذہب اسی طرح ہے	جو پرہیز گاری میں ابوذرؓ اور سلمانؓ جیسے تھے
از یکے سہو را دو سجدہ بس است	شرع آموز گر ترا ہوس است
غلطی ایک ہو یا کئی دو ہی سجدے کافی ہیں	تو شرع کو سیکھ لے اگر تجھ کو زیادہ ہوس ہے
ہر امامے کہ مہتدی باشد	سہو او سہو مقتدی باشد
جو امام کہ راہ نما ہوتا ہے	اس کا سہو مقتدی کا بھی سہو ہوتا ہے
مقتدی را کہ سہو افتاد است	سجدۂ سہو او نہ معتاد است
مقتدی کو جو سہو واقع ہوا	تو اس کے سہو کا سجدہ ضروری نہیں
سہو او را امام بر گیرد	طاعتِ او خدائے بپذیرد
اس کے سہو کو امام اٹھا لیتا ہے	اس کی عبادت کو اللہ قبول کرلیتا ہے

فصل چہارم در بیانِ سنّت ہائے نماز

چوتھی فصل نماز کی سنّتوں کے بیان میں

سنّت اندر نماز آمد بیست ۔ دہ ازاں قولی است ودہ فعلی است

نماز میں کل بیس سنتیں ہیں ۔ ان میں سے دس قولی اور دس فعلی ہیں

آنچہ قولی است ہست استفتاح ۔ بعد ازاں در اَعُوذُ گشت فلاح

جو قولی سنتیں ہیں ان میں اوّل ثناء ہے ۔ اس کے بعد اَعُوذُ میں فلاح ہے

زاں سپس تسمیّہ است وآمین است ۔ سَمِعَ اللہُ گفتن از دین است

اس کے بعد تسمیہ اور آمین کہنا ہے ۔ سَمِعَ اللہُ کہنا بھی دین کی بات اور سنّت ہے

سَمِعَ اللہُ امام پردازد ۔ مقتدی رَبَّنَا لَکَ الحمد آغازد

جس وقت امام سَمِعَ اللہُ سے فارغ ہوجاوے ۔ اس وقت مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الحمد کہنا ہے

باز تسبیح در رکوع و سجود ۔ نیز تکبیر در ہبُوط و صعود

پھر رکوع اور سجود میں تسبیح کا ادا کرنا ۔ اور اٹھتے بیٹھتے تکبیر کا کہنا بھی سنّت ہے

فاتحہ در دوئی اخیر از فرض ۔ گیر سنّت ولے مگیر از فرض

فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کو ۔ سنّت سمجھ اور فرض نہ سمجھ

پس بروں آمدن بلفظِ سلام ۔ نزدِ ما سنّت است در اسلام

پھر لفظ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا ۔ اسلام میں ہمارے نزدیک سنّت ہے

سنّت ہائے فعلی نماز

نماز کی فعلی سنتوں کے بیان میں

سنّتِ فعل در نماز دہ است
فعلی سنتیں بھی نماز میں دس ہیں

یاد گیرش اگر ترا شرہ است
اگر تجھ کو حرص ہے تو ان کو بھی یاد کرلے

ہست رفع الیدین تا اذنین
ایک یہ کہ کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا دے

وآنگہ برجائے سجدہ دارد عین
اور دوسری یہ کہ آنکھ کو سجدہ کی جگہ پر رکھے

بعدازاں دست راست را بر چپ
اس کے بعد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر

بہ نہی زیرِ ناف بہرِ ادب
ادب کے واسطے ناف کے نیچے رکھ

مرزناں را بہ جملۂ اقوال
اور عورتوں کو تمام اقوال کے موافق

دست بر سینہ بہ بود ہمہ حال
ہر حال میں سینہ ہی پر ہاتھ رکھنا بہتر ہے

دست بر رکبہ در رکوع بنہ
رکوع میں زانو پر ہاتھ رکھ

پشت ہموار دار، کوز منہ
پیٹھ کو برابر رکھ اور خمیدہ نہ کر

سجدہ آرید درمیان دو کف
دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرو

شکم از ران دور دست از دف
پیٹ کو ران اور ہاتھوں کو پہلو سے جدا رکھو

نیز برپائے چپ نشست کنی
بائیں پاؤں پر نشست کرنا چاہئے

سرانگشت سوئے قبلہ کنی
اور انگلی کے سروں کو قبلہ رخ رکھنا چاہئے

باز گرداں تو رو بوقتِ سلام
پھر سلام کرنے کے وقت پورے طور سے

بہ یمین و یسارِ خویش تمام
منہ کو اپنے دائیں اور بائیں پھیر

گر کسے بر تو شبہت اندازد
اگر کوئی شخص تجھ پر شبہ ڈالے

مستحب ر از سنّت انگارد
اور مستحب کو سنّت نہ سمجھے

اے دلت پُر زنور و ز حکمت — مستحب دُور نیست از سنّت

تو اے شخص تیرا دل نورِ حکمت سے پُر ہے — تو کہہ دے کہ مستحب دور نہیں ہے سنّت سے

بعدازاں ہرچہ ہست آداب است — یاد گیرش کہ نسخہ کمیاب است

اس کے بعد جو کچھ ہے وہ آداب ہیں — تُو اس کو یاد کرلے کیونکہ یہ نایاب نسخہ ہے

باب ہفتم درنماز ہائے فرائضِ شباروزی

ساتواں باب رات دن کی فرض نمازوں کے بیان میں

آنچہ فرض ست در شباروزی — ہفت دہ رکعت بود گر آموزی

رات دن میں جتنے فرض ہیں — کل سترہ رکعتیں ہیں تو سیکھتا ہے تو سیکھ لے

دو بصبح و چہار پیشین است — چار در وقتِ عصر تعیین است

دو رکعتیں صبح کی اور چار ظہر کی ہیں — عصر کے لیے بھی چار ہی معین ہیں

سہ بشام و چہار در خفتن — زیں نکوتر، نمی تواں گفتن

تین مغرب اور چار عشاء کی ہیں — اس سے بہتر کہنا تو ممکن نہیں ہے

وِتر از واجبات می دارند — بر ہمہ واجب ست بگذارند

وتر کو واجبات میں سے کہتے ہیں — سب پر واجب ہے ادا کرنا چاہیے

باب ہشتم در بیان سنّت ہائے مؤکدہ شباروزی

آٹھواں باب رات دن کی مؤکدہ سنتوں کے بیان میں

علماء گفتہ اند، بے شبہت — ہست سنّت دوازدہ رکعت

عالموں نے کہا ہے بغیر شک اور شبہ کے — سنّت مؤکدہ بارہ رکعتیں ہیں

شش بہ پیشیں گذار و دو بسحر
دو پس از شام دو بخفتن در

چھ ظہر کے وقت ادا کر اور دو صبح کو
دو مغرب کے فرض اور دو عشاء کے فرض کے بعد

سنّتِ خالص صلوٰۃ ایں است
آنچہ ہست از مؤکدات ایں است

نماز کی خالص سنتیں یہی ہیں
جس قدر مؤکدات سے ہیں یہی ہیں

غیر ازیں ہر چہ ہست نافلہ است
خواجۂ ما امیر قافلہ است

اس کے سوا جو کچھ ہے وہ نوافل ہیں
ہمارے خواجہ قافلہ کے امیر ہیں

باب نہم در بیانِ روزہ ماہِ رمضان المبارک

نواں باب رمضان کے مہینے کے روزوں کے بیان میں

نیست در حکم شرع گردانی
روزہ جز قہر نفسِ شہوانی

اگر تُو جانے تو شریعت کے حکم میں
نفسِ شہوانی پر قابو پانے کو ہی روزہ کہتے ہیں

از جماع و شراب دور شدن
و ز ہمہ خوردنی نفور شدن

بیوی اور پینے کی چیزوں سے دور رہنا
اور تمام کھانے کی چیزوں سے نفرت کرنا

فرض داں جملہ روزہ را نیّت
تا بیابی ز روزہ اُمنیّت

ہر قسم کے روزہ کے لیے نیت کو فرض سمجھ
تاکہ تُو روزہ سے اپنی آرزو کو پاوے

نیّت روزہ گر ادا نہ بود
در قضا جز بشب روا نہ بود

قضا میں اگر روزے کی نیّت
رات سے نہ کی جائے تو جائز نہ ہو گا

لیک مر وقتی و نوافل را
نیّت بہ پیش از زوال ہست روا

لیکن نوافل اور وقتی روزوں میں نیت
زوال کے وقت سے پہلے تک بھی جائز ہے

ہم چنیں گر خلل طلب نہ کُنی — نیّتِ روزہ جز بشب نہ کُنی

اسی طرح اگر تو خلل کو طلب نہ کرے — تو رات کے سوا روزہ کی نیت نہ کرے

مگس و پشہ در گلو چو پرید — نیست نقصانِ روزۂ تو پدید

مکھی اور مچھر اُڑکر گلے میں چلا جائے — تو اس سے روزے میں نقصان نہ ہو گا

اگر کسے رگ زد و حجامت کرد — می نشاید اُو را ملامت کرد

اگر کسی نے فصد اور حجامت کی — تو اس کو ملامت نہ کرنا چاہیے

نمک و سرکہ از دہاں بچشید — روزہ باقی ست گر فرو نکشید

اگر نمک اور سرکہ منہ سے چکھ لیا — تو روزہ باقی ہے بشرطیکہ نگل نہ گیا ہو

روزہ باقی بود، ولے مکروہ — از کراہت مباش بے اندوہ

روزہ باقی رہتا ہے لیکن مکروہ ہے — کراہت سے بے غم نہ ہوا کر

ور کُنی مسح روغن و سُرمہ — بر سر و چشم نیستت جُرمہ

اگر تُو تیل کی مالش کرے اور سرمہ — آنکھ میں لگائے تو تجھ پر گناہ نہیں ہے

نان کہ از بہر طفل می خایند — علماء اندریں چہ فرمایند

جن بچوں کو غذا چبا کر دی جاتی ہے — اس میں علماء کیا فرماتے ہیں

گر ضرورت بود، روا باشد — بے ضرورت چنیں خطاء باشد

اگر ضرورت ہو تو جائز ہے — اور بلا ضرورت ایسا امر خطا ہے

بفراموشی از جماع کُنی وخوری — ہست ہر دو تراہنیَ و مریَ

اگر تُو بھول کر جماع کرلے یا کھاپی لے — تو یہ دونوں تیرے لیے اجازت کا سبب ہیں

روزۂ تست، ہم چناں باقی — گر تُو سیری و گر تو مشتاقی
تیرا روزہ اسی طرح باقی ہے — چاہے تُو آسودہ ہو جائے یا مشتاق رہے

وربقصدست خوردن وکارت — لازم آید، قضاء و کفارت
اور اگر تُو نے قصداً کھاپی لیا اور جماع کیا — تو تجھ پر قضا اور کفارہ لازم آئے گا

گرخوری آنکہ زو غذا نہ بود — بر تُو لازم بجز قضا نہ بود
اگر تُو ایسی چیز کھائے کہ غذا نہیں ہوتی — تو تجھ پر قضا کے سوا اور کچھ لازم نہ آئے گا

ہم چوسنگ وکلوخ وآہن وروی — نَبُود زیں قبیل ِگل سرشوی
جیسے پتھر اور ڈھیلا اور لوہا اور کانسہ — مگر گل سرشوئی اس قسم سے نہیں ہے

در تطوع اگر شروع کُنی — پس رجوع ازبرائے جوع کُنی
اگر تُو نفل روزے کو شروع کر دے — پھر اس کو بھوک کی وجہ سے نہ توڑنا چاہیئے

تا توانی اداش باید کرد — نزدِ نعمان قضاش باید کرد
تو اس کو حتی المقدور ادا کرنا چاہیے — ورنہ امام حنیفہ کے نزدیک اسکی بھی قضا ہے

باب دہم دربیانِ کفارۂ روزۂ رمضان المبارک

دسواں باب رمضان کے روزے کے کفارے کے بیان میں

گر کسے قصد کرد در خوردن — بنہار و مجامعت کردن
اگر کسی نے دن میں قصداً — کھا لیا یا جماع کر لیا

شصت مسکین طعام باید داد — یا یکے بندہ کردنش آزاد
تو اس کو ساٹھ مساکین کو کھانا دینا چاہیے — یا ایک غلام آزاد کرنا چاہیے

یا دومہ روزہ را پیاپے دار — تا شوی از حیات برخوردار

یا لگا تار دو مہینے روزے رکھ — تا کہ تو حیات سے مطمئن اور بہرہ یاب ہو

خاتمہ

از برائے تو ایں قدر گفتم — یاد گیرش کہ مختصر گفتم

مَیں نے تیرے لیے اس قدر بیان کیا — تُو یاد کر لے کیونکہ مَیں نے مختصر بیان کیا

ہر کہ ایں را بصدق مے خواند — واجب و فرض و نفل حق داند

جو شخص اس کو صدق دل سے پڑھے گا — وہ اللہ کے فرض وواجب اور نفل کو جان لے گا

نو دوسہ برفت و شش صد سال — از وفاتِ رسولؐ تا امسال

چھ سو ترانوے سال گزرے ہیں — نبیؐ کریمؐ کی وفات سے لے کر اس سال تک

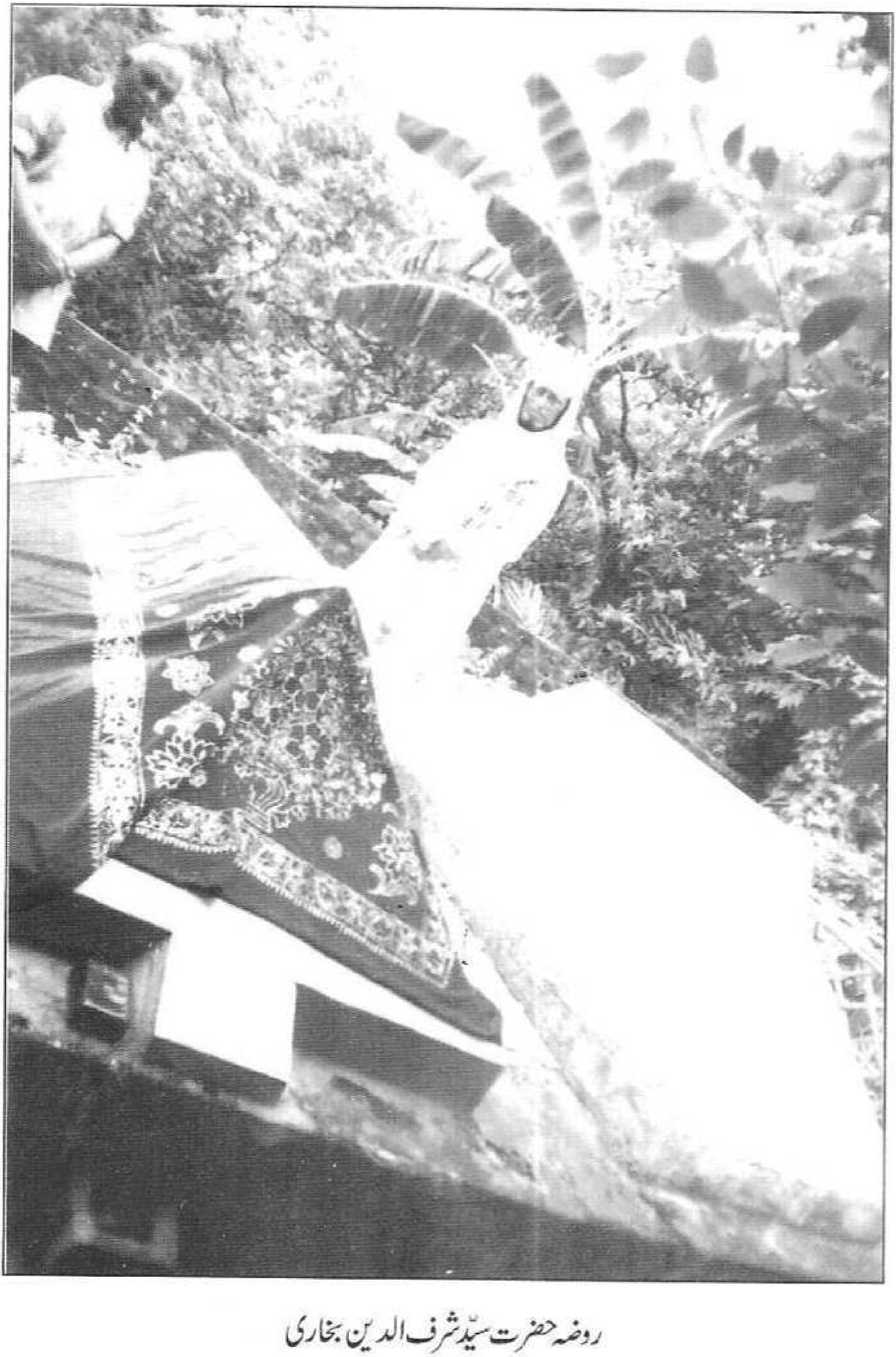
نیمۂ از جمادی الاوّل — بود کایں نظم گشت مستکمل

جمادی الاوّل کا آدھا مہینہ — گزرا تھا کہ یہ نظم پوری ہوئی

رحمتِ حق نثار خوانندہ — باز گوئندہ و رسانندہ

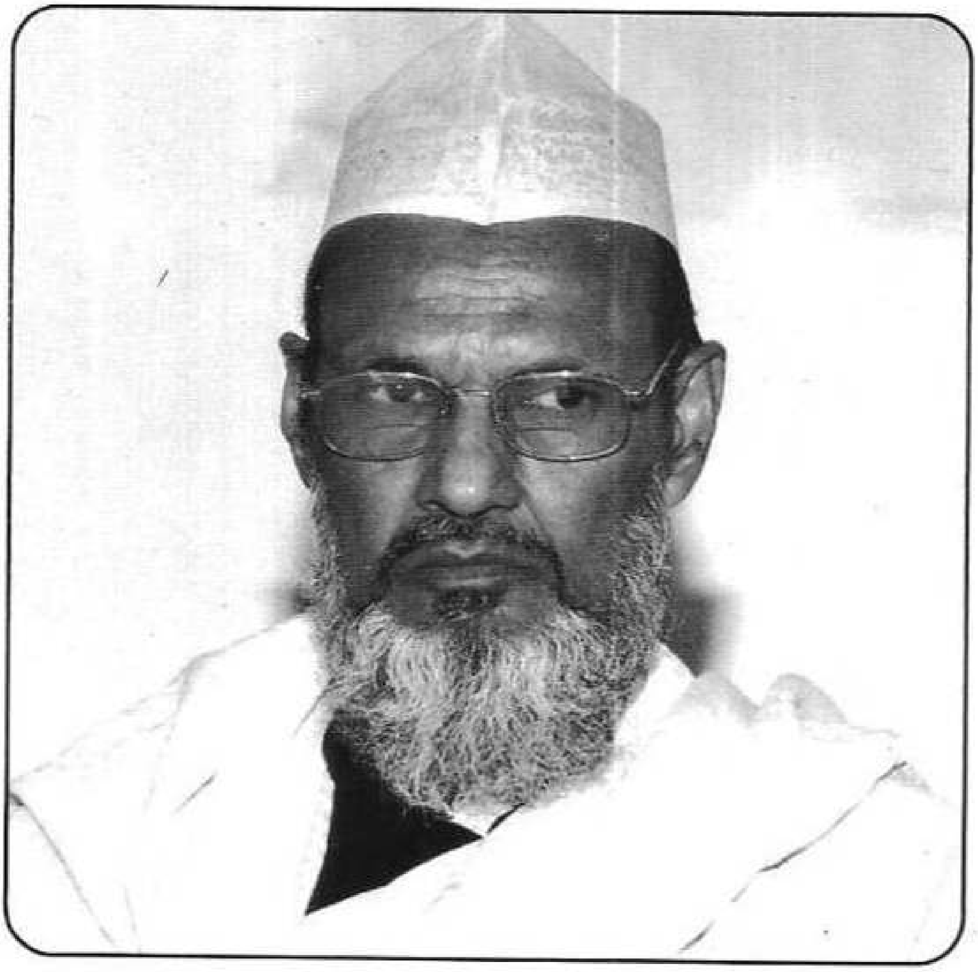
خدا کی رحمت نازل ہو پڑھنے والے پر — پھر کہنے والے اور پہچانے والے پر بھی

☆☆☆



روضہ حضرت سیّد شرف الدین بخاری

المعروف علامہ ابوتوامہؒ سنارگاؤں، نرائن گنج، ڈھاکہ، بنگلہ دیش



تعارف مرتّب: نام: سیّد قیام الدین نظامی قادری الفردوسی ولدیت: سیّد نظام الدین احمد مرحوم

ملازمت: سابق اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ حبیب بینک لمیٹڈ، ہیڈ آفس، کراچی

مشغلہ: تصنیف و تالیف و سجادہ نشین سلسلۂ فردوسیہ

تصانیف:

-1	شرفا کی نگری	حصہ اوّل	شجرہ نسب و سوانح
-2	شرفا کی نگری	حصہ دوم	شجرہ نسب و سوانح
-3	انوار العلاء		تذکرہ
-4	بیعت کی حقیقت		تصوف
-5	حفیظؔ عظیم آبادی		تذکرہ
-6	نامِ حق (ترتیبِ نو و تعارف فارسی مثنوی)		مسائل و فقہ
-7	تاریخ و تواریخ قیامِ پاکستان		حقائق زیرِ ترتیب